معاملات سے ابہام دور کیجیے!

مفتی محمد اویس ارشاد
مدرس ومفتی دارالعلوم عیدگاہ، کبیروالا

اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری دین ہے، جس پر ایمان لانا تاقیامت آنے والی تمام اقوامِ عالَم کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام ایک جامع دین ہے جو عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاملات، غرض انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق انہیں صحیح ومکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اوپر ذکر کیے گئے اُمور میں سے چند ایک پر عمل کرکے دیگر میں شرعی تعلیمات کو نظر انداز کرنا اسلامی رو سے نقصان فی الدین ہے۔ کامل دین دار شخص وہی ہے جو عقائد سے لے کر معاملات تک تمام شعبہ ہائے زندگی میں اسلام تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کرتا ہو، تب ہی وہ اپنے مقصدِ تخلیق یعنی رضائے الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کی سعادت کا مستحق ٹھہرے گا۔

معاملاتِ انسانی زندگی کی اہم ضرورت ہیں، ہر انسان کو روزانہ متعدد لوگوں سے معاملات کرنا ہوتے ہیں، کیونکہ انسان اپنی تمام ضروریات خود پورا کرنے پر قادر نہیں ہے، انسانوں میں من جانب اللہ ذمہ داریاں تقسیم کردی گئی ہیں، ہر شخص کسی نہ کسی انسان کی کوئی نہ کوئی ضرورت مہیا کرنے کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ انسانی زندگی کے چوبیس گھنٹوں میں روزانہ اُسے سینکڑوں معاملات کرنے ہوتے ہیں، اس لیے اپنی پوری زندگی اللہ کی رضا میں گزارنے کا محض یہی طریقہ ہے کہ عقائد وعبادات کے ساتھ ساتھ معاملات میں بھی شرعی تعلیمات کی پابندی کی جائے۔

معاملات کے متعلق اسلامی تعلیمات کا باب طویل ہے۔ ان میں سے ایک اہم بنیادی اُصول یہ ہے کہ معاملہ کرتے ہوئے اُس میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہنے دیا جائے۔ معاملہ کی تمام شقیں صاف واضح، متعین ہوجانا ضروری ہیں۔ معاملات میں ابہام نہ صرف یہ کہ بعد میں نزاع اور لڑائی جھگڑے کا باعث بنتا ہے، بلکہ گناہ بھی ہے۔

کسی فرد کی رقم لگائی جاتی ہے، بیٹے کی ذاتی کمائی یا خواتین کے زیور بیچ کر حاصل شدہ رقم کاروبار میں لگادی جاتی ہے، اور واضح طے نہیں کیا جاتا کہ یہ رقم کاروبار میں کس W سے شامل کی گئی ہے، نہ ہی رقم شامل کرنے کی کوئی دستاویز بنائی جاتی ہے۔ آگے چل کر معاملات گھمبیر ہوجاتے ہیں، اولاً تو دیگر ورثاء رقم کی شمولیت سے منکر ہوتے ہیں، اور اگر اسے کر بھی لیں تو اِس میں اختلاف ہوجاتا ہے کہ وہ رقم قابلِ واپسی تھی یا تھی؟ رقم قابلِ واپسی ہونا کرلیں تو اگلا اختلاف ہوجاتا ہے کہ اس رقم کے منافع بھی گے یا نہیں؟

ان تمام خرابیوں سے بچنے کے لیے ابتداء سے ہی درج ذیل ت واضح کرنا ضروری ہیں:

۱:- رقم کی شمولیت باقاعدہ مصدقہ دستاویز کی صورت میں لکھ لی جائے۔

۲:- طے کرلیا جائے کہ رقم کس W سے شامل کی جارہی ہے؟ گھر کا فرد سربراہ کو وہ رقم ہبہ کررہا ہے یا بطورِ قرض کے دے رہا ہے؟

۳:- اور اگر وہ رقم بطورِ پارٹنر شپ کے دی جارہی ہے تو واضح کیا جائے کہ مجموعی کاروبار میں اِس رقم کا تناسب کیا ہے؟ بالفاظِ دیگر کاروبار میں اِس فرد کی ملکیت کتنا ہوگی؟ اِس صورت میں منافع کی تقسیم کس تناسب سے ہوگی؟ یہ طے کرنا بھی ضروری ہے۔

مشترکہ فیملی کے افراد کی آمدن کا مسئلہ

معاملات کی پیچیدگی اور غیر واضح ہونے کی کثیر الرائج صورت جوائنٹ فیملی سسٹم میں پیش آتی ہے، ہر بھائی کی اپنی آمدن ہے، ہر بھائی اپنی آمدن گھر کے سربراہ (والد، والدہ، یا بھائی) کے پاس جمع کرادیتے ہیں، جس سے گھر کے اخراجات بھی ہوتے ہیں، اور اُس سے جائیداد وغیرہ بھی خریدی جاتی ہے، کاروبار بھی شروع کیے جاتے ہیں۔ یہ مشترکہ سسٹم بسا اوقات شدید اختلاف پر منتج ہوتا ہے۔ جس بھائی کی آمدن زیادہ تھی، وہ جائیداد میں سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے، دیگر بھائی برابری کے دعویدار ہوتے ہیں۔ ایسی صورت حال سے بچنے کا بھی یہی طریقہ ہے کہ شروع میں یہ طے کرلیا جائے:

۱:- تمام بھائی سربراہ کو وہ رقم مالک بنا کر دیتے ہیں؟ اِس صورت میں اُس رقم سے خریدی گئی جائیداد وغیرہ اُسی سربراہ کی ہوگی اور اُس کی موت کے بعد اُس کے شرعی ورثاء میں بقدرِ حصہ تقسیم ہوگی۔

۲:- سربراہ کو دی جانے والی رقم بطورِ کے نہیں، بلکہ جائیداد وغیرہ کی خریداری اور اخراجات کے لیے ہے۔ اِس صورت میں اخراجات کے بعد ہر ایک کی رقم کا الگ حساب رکھنا

ضروری ہے، اگر اُس سے کوئی جائیداد وغیرہ خریدی گئی تو حساب رکھنا ضروری ہے کہ کس بھائی کی کتنی رقم خرچ ہوئی، اسی رقم کے اعتبار سے جائیداد میں ملکیت کا تناسب ہوگا۔

جوائنٹ فیملی سسٹم میں بہتر، غیر پیچیدہ طریقہ یہ ہے کہ کچن وغیرہ روزمرہ کے اخراجات میں چاہے مشترکہ سسٹم رہے، اور اس کے لیے باقاعدہ ایک فنڈ قائم کیا جائے، جس میں ہر بھائی اپنے زیرِ کفالت افراد کے اعتبار سے یا برابر برابر رقم جمع کرادیں، وہ رقم روزمرہ کے اخراجات میں خرچ ہوگی۔ ان اخراجات کے علاوہ ہر بھائی اپنی دیگر آمدن کا خود مالک ہوگا، وہ چاہے خرچ کرے، محفوظ کرے، جائیداد خریدے، وہ اسی کی شمار ہوگی۔ اِس صورت میں کم زیادہ آمدن کے پیچیدہ مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔

وراثتی گھر کی مرمت پر خرچ

اسی طرح بہن بھائیوں میں مشترکہ وراثتی گھر کی مرمت وغیرہ پر کوئی ایک بھائی خرچ کرتا ہے، یہ خرچ اگر واپسی کی نیت سے بطورِ قرض کے ہو تو خرچ کرنے سے پہلے تمام ورثاء پر واضح کرنا ضروری ہے۔

بہو کو سُسرال کی طرف سے زیور پہنانے کا مسئلہ

خاتون کو اُس کے سُسرال، شوہر کی طرف سے زیور پہنائے جاتے ہیں، بعض جگہ تو معروف ہوتا ہے کہ یہ زیور بطورِ عاریت کے ہوتے ہیں، اصل مالک شوہر ہی رہتا ہے۔ بعض جگہ ہبہ کا عُرف ہوتا ہے، بیوی مالکہ بن جاتی ہے۔ لیکن بعض جگہ یہ عُرف نہیں ہوتا، ایسی صورت میں واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ زیور خاتون کو مالک بنا کر دیا جارہا ہے، یا صرف استعمال کے لیے؟ عُرف یا وضاحت نہ ہونے کی صورت میں طلاق یا موت کے بعد اختلافات ہوجاتے ہیں۔ ان اختلافات سے بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ پہلے سے معاملہ واضح کردیا جائے۔

سطورِ بالا میں مبہم معاملات کی وہ صورتیں ذکر کی گئی ہیں، جو عموماً گھر والوں کے آپس کے معاملات میں پیش آتی ہیں، ان کے علاوہ دیگر معاملات بیع، اجارہ، نکاح وغیرہ میں بھی ابہام باقی رکھنے کا رواج بہت زیادہ ہے، جو بالآخر جھگڑوں پر منتج ہوکر دلوں کی دوری کا باعث بنتے ہیں، اس لیے تمام معاملات میں ابہام کو دور کرنا چاہیے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....